سرکاری رپورٹ

نواں / بجٹ اجلاس

کارروائی

اجلاس منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۹۲ء ۲۱ ذیقعد مطابق ۱۴۱۲ ہجری

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
(۱)	تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ	۱
(۲)	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں (صدر نشینوں)	—
	کے پینل کا اعلان -	۲
(۳)	رخصت کی درخواستیں -	۲
(۴)	بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء اور ضمنی بجٹ بابت سال ۹۲-۱۹۹۱ء	
	(نواب محمد اسلم رئیسانی - وزیر خزانہ) کی تقریر -	۶

جلد نواں

شمارہ اوّل

جناب اسپیکر۔ ــــــــــ	ملک سکندر خان ایڈوکیٹ
جناب ڈپٹی اسپیکر۔ ــــــــــ	میر عبدالمجید بزنجو

سیکرٹری اسمبلی۔ ــــــــــ	محمد حسن شاہ
جائنٹ سیکرٹری۔ ــــــــــ	مسٹر محمد افضل

فہرست ممبران اسمبلی

۱۔ جناب میر عبدالمجید بزنجو۔	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲۔ جناب میر تاج محمد خان جمالی۔	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳۔ جناب نواب محمد اسلم رئیسانی۔	وزیر خزانہ
۴۔ جناب سردار ثناء اللہ زہری۔	وزیر بلدیات
۵۔ جناب میر اسرار اللہ زہری۔	وزیر صحت
۶۔ جناب میر محمد علی رند۔	وزیر مال
۷۔ جناب جعفر خان مندوخیل۔	وزیر تعلیم
۸۔ جناب میر بان محمد خان جمالی۔	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹۔ جناب حاجی نور محمد صراف۔	وزیر کیو ڈی اے
۱۰۔ جناب ملک محمد سرور خان کاکڑ۔	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱۔ جناب ماسٹر جان محمد اشرف۔	وزیر اقلیتی امور و بہبود آبادی
۱۲۔ جناب مولوی عبدالغفور حیدری۔	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳۔ جناب مولوی عصمت اللہ۔	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

۱۴۔ جناب مولوی امیر زمان ۔	وزیر زراعت
۱۵۔ مولوی نیاز محمد دوتانی ۔	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۶۔ جناب مولوی سید عبدالباری ۔	وزیر خوراک
۱۷۔ جناب مسٹر حسین اشرف ۔	وزیر ماہی گیری
۱۸۔ جناب میر محمد صالح بھوتانی ۔	وزیر صنعت
۱۹۔ جناب محمد اسلم بزنجو ۔	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰۔ جناب نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی ۔	وزیر داخلہ
۲۱۔ جناب ملک محمد شاہ مردان زئی ۔	وزیر سماجی بہبود
۲۲۔ ڈاکٹر کلیم اللہ خان ۔	
۲۳۔ جناب سعید احمد ہاشمی ۔	(وزیر قانون و پارلیمانی امور)
۲۴۔ جناب میر علی محمد نوتیزئی ۔	
۲۵۔ جناب عبدالقہار خان ۔	
۲۶۔ جناب عبدالحمید خان اچکزئی ۔	
۲۷۔ جناب سردار محمد طاہر خان لونی ۔	
۲۸۔ جناب میر باز محمد خان کھیتران ۔	
۲۹۔ جناب حاجی کرم خان خجک ۔	
۳۰۔ جناب میر ہمایون خان مری ۔	
۳۱۔ جناب نواب محمد اکبر خان بگٹی ۔	
۳۲۔ جناب میر ظہور حسین خان کھوسہ ۔	
۳۳۔ جناب سردار فتح علی خان عمرانی ۔	
۳۴۔ جناب محمد عاصم کرد ۔	

۳۵۔ جناب سردار میر چاکر خان ڈومکی۔

۳۶۔ جناب میر عبدالکریم نوشیروانی۔

۳۷۔ جناب شہزادہ جام علی اکبر۔ (وزیر جنگلات)

۳۸۔ جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔

۳۹۔ جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔

۴۰۔ جناب ارجن داس بگٹی۔ (نمائندہ ہندو اقلیت)

۴۱۔ جناب سردار سنت سنگھ۔ (نمائندہ سکھ اقلیت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۲ء

بمطابق ۲۱ ذیقعد ۱۴۱۲ ھجری (بروز دوشنبہ)

زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈووکیٹ بوقت چار بجے سہ پہر دن منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کیلئے مولانا صاحب تلاوت کلام پاک فرمائیں گے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

ترجمہ:۔ اللہ کی پاکی بیان کی ہے ہر اس چیز نے جو زمین اور آسمانوں میں ہے اور وہی (یعنی اللہ تعالیٰ) زبردست ہے حکمت والا ہے۔ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک وہی ہے، وہی زندگی دیتا ہے۔ اور وہی موت دیتا ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور وہی اول بھی ہے اور وہی آخر بھی اور ظاہر بھی اور مخفی بھی اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

سورۃ الحدید ۵۷ = آیات ۱ تا ۳ =

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں (چیئرمین) کے پینل کا اعلان

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ۔

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباطِ کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے درج ذیل اراکین اسمبلی کو علی الترتیب اس اجلاس کے لئے صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ ملک محمد سردار خان کاکڑ۔

۲۔ مولانا عبد الغفور حیدری۔

۳۔ مسٹر منشی محمد۔

۴۔ مسٹر عبد القہار خان۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) حاجی نور محمد صراف نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۵ مئی کے اجلاس کے لئے رخصت طلب کی ہے۔

(۔ ۔ اخلا ۔)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا آج بجٹ اجلاس ہو رہا ہے یہ بہت اہم اجلاس ہے اس سے اہم اور کیا ہو سکتا ہے۔ وزیر صاحب اسلام آباد گئے ہیں آج وہ بیٹھے سُنتے۔ آج بھی حسب عادت منسٹر صاحبان رخصت پر ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میر صاحب یہ سوال آپ برابر وقت پر اٹھائیں۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! پھر آپکی وہی بات ہے۔ یہ ایک متعلقہ چیز ہے آپ اس کو دیکھیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ مولوی امیر زمان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیت کی وجہ سے ۲۵ اور ۲۶ مئی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں لہذا ان کے حق میں دو یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار محمد طاہر خان لونی نے درخواست دی ہے کہ وہ نجی مصروفیت کی وجہ سے ۲۵ سے ۳۰ مئی تک کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا ان کے حق میں ۵ یوم کی رخصت منظور کی جائے۔ (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! یہ بات ہاؤس کی ہے ان کی درخواست منظور ہو یا نہ ہو جب ہم تنقید کرتے ہیں ہم اس چیز پر زور دے رہے ہیں تنقید کرتے ہیں اور لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ آج جو منسٹر صاحبان ہیں حکومت میں ہیں اور لوگوں کے نمائندے ہیں وہ یہاں نہیں بیٹھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میر ہمایوں مری صاحب آپ اچھے پارلیمنٹرین ہیں موقع پر بات کریں۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا نہ یہاں لاء ہے اور نہ آرڈر ہے نہ ایمپلیمینٹیشن Implementation ہے یہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے میں ایک عوامی نمائندہ ہوں میں بات کر رہا ہوں کہ یہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے یہ بجٹ اجلاس ہے نہ امن ہے نہ امان ہے جب ہم پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ بیٹھیں۔

جناب اسپیکر۔ کوئی اور رخصت کی درخواست ہے؟

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب محمد علی رند نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک اہم میٹنگ کے سلسلے میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے ۲۵، اور ۲۶، مئی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں ان کے حق میں دو یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر! یہ رخصت ہم کو منظور نہیں ہے جناب اسپیکر اس کے لئے ہاتھ اٹھایا جائے تو ٹھیک ہے ہماری طرف سے منظور نہیں ہے حکومت کو اگر منظور ہے تو وہ حسب عادت اپنے ہاتھ اوپر کریں۔ ویسے بھی یہاں بلوچستان کے لئے کچھ نہیں ہو رہا ہے اور آپ نے بلوچستان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا ہے پھر بھی وہ ہاتھ اوپر کریں۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ اکثریت نے رخصت کی درخواست منظور کر لی ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر! یہاں پر اتنے لوگ قتل ہوئے ہیں آپ پہلے ان کے لئے فاتحہ کے لئے اجازت دے دیں بلوچستان میں بہت سے سردار اور نواب قتل ہوئے ہیں پہلے فاتحہ کر لیں بجٹ بعد کی بات ہے۔

جناب اسپیکر۔ میر صاحب جو کارروائی چل رہی ہے اس کو آپ چلنے دیں دعا کر لیں گے۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب پھر آپ اپنا فیصلہ مسلط کر رہے ہیں وہ بجٹ پیش کر رہے ہیں ہم یہاں دعا کے لئے کہہ رہے ہیں ہم یہاں پر نہیں بیٹھتے ہیں یہاں پہ کوئی عمل درآمد تو ہوتا ہی نہیں ہے نہ امن وامان ہے آپ یہاں کہتے ہیں کہ بیٹھیں اور اس بجٹ کو سنیں۔

جناب اسپیکر۔ میر صاحب آپ غیر ضروری بحث کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ وزیر خزانہ بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کریں۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر ! یہ کرسی آپ کو مبارک ہو اگر آپ نہیں سُنتے ہیں تو یہ بلوچستان کے عوام کا بجٹ نہیں ہے یہ آپ کا بجٹ ہے منسٹروں کا ہے ہم یہاں نہیں بیٹھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے ارکان واک آؤٹ کر گئے۔)

بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء - (وزیر خزانہ کی تقریر)

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر ! السلام علیکم !

میرے لئے یہ امر انتہائی عزت اور افتخار کا باعث ہے کہ میں اس معزز ایوان میں سال ۹۳-۱۹۹۲ء کا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر !

یہ دوسرا بجٹ ہے جو میں اس معزز ایوان میں پیش کر رہا ہوں۔ میں نے اس معزز ایوان کو مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس اور قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے حصول کے متعلق اپنی حکومت کی کوششوں سے آگاہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ بلوچستان میں ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کر سکیں۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عملدرآمد سے ہمیں سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں گزشتہ سال کی نسبت دوگنے وسائل حاصل ہوئے۔ جس کے نتیجے میں ہمیں ۱۹۳ کروڑ روپے کا فاضل سرمایہ حاصل ہوا۔ اس فاضل سرمائے کو رواں مالی سال میں ہم عام آدمی کو زندگی کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

ہم نے اپنے ترقیاتی سرگرمیوں میں ایک خصوصی ترجیحی پروگرام کو شامل کیا ہے۔ جس کا مقصد بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اس پروگرام کے تحت بجلی کی فراہمی، سڑکوں کی تعمیر، ڈیلے ایکشن ڈیم پینے کے صاف پانی کی فراہمی صحت اور تعلیم کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت اس معزز ایوان کے اراکین نے مختلف اسکیموں کی نشاندہی کی ہے۔

پانی کی تقسیم کے معاہدے کے تحت ہمیں چار ملین ایکڑ فیٹ زائد پانی حاصل ہوگا۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے ابتدائی سہولتوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ اور منصوبوں کے متعلق تفصیلی معلومات جمع کی جا رہی ہیں۔ ماہرین کی تقرری عمل میں آگئی ہے۔ اور انشاءاللہ ہم بہت جلد زائد پانی سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں گے۔

پالیسی کے رہنما اصول۔

جناب اسپیکر!

یہ حقیقت ہے کہ ہمارا صوبہ نسبتاً کم ترقی یافتہ ہے اور صوبے کے اندر کئی علاقائی عدم مساوات موجود ہے۔ ہماری حکومت کی اہم پالیسی علاقوں اور طبقات کے مابین پائے جانے والے فرق کو ختم کرنا ہے۔ ہم اپنے عوام کو معاشی سہولتیں فراہم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ عام لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے ہم انہیں صحت، تعلیم اور شہری زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ تاہم ہماری اولین ترجیح انتظامیہ کے ذریعے امن و امان کی صورتحال کو مزید بہتر بنانا ہے۔ ہماری پالیسی کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ عام آدمی کی سماجی اور معاشی حالت کو بہتر بنانا۔ اس مقصد کے لئے پورے ملک میں سماجی شعبے کو ترقی دینے کیلئے سوشل ایکشن پلان شروع کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ہم وفاقی حکومت اور غیر ملکی امداد دینے والے اداروں کے تعاون سے تعلیم، صحت، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور بہبود آبادی کے لئے کثیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔

۲۔ سڑکوں کی تعمیر و بہتری اور بجلی کی ٹرانسمیشن لائنوں (TRANSMISSION LINES) کو توسیع دے کر بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنا۔

۳۔ بلوچستان کے ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے علاوہ پیشہ ورانہ اور تربیت کے دیگر ذرائع سے اُن کی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانا۔

۴۔ بڑھتی ہوئی شہری آبادی کی ضروریات کو بہتر شہری سہولتوں سے آراستہ نئی رہائشی اسکیموں کے ذریعے پورا کرنا۔

۵۔ تمام صوبائی سرکاری تقریبات میں کفایت شعاری اختیار کرنا اور بے جا اصراف سے احتراز کرنا معیشت کے تمام شعبوں میں احتساب کے نظام کو مضبوط بنا کر سرکاری املاک کو نقصان سے بچانا۔

۶۔ واجبات کی وصولی کے نظام میں بہتری پیدا کرنا۔ اور وسائل میں اضافے کے لئے صوبائی ٹیکسوں کے ڈھانچے میں تبدیلی اور توسیع جس سے صوبائی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے گا۔

۷۔ پالیسی بنانے میں منتخب نمائندوں کی شمولیت۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہم اپنی پالیسی کے رہنما اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے اپنے عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنا سکیں گے۔

ضمنی بجٹ ۔۹۲-۱۹۹۱ء

جناب اسپیکر!

۹۳-۱۹۹۲ء کا سالانہ بجٹ پیش کرنے سے پہلے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ رواں مالی سال کا نظر ثانی شدہ بجٹ پیش کروں۔ ۹۲-۱۹۹۱ء کے بجٹ پر نظر ثانی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

۱۔ گزشتہ مالی سال کے دوران تنخواہوں پر نظر ثانی ہوئی۔ جس کی وجہ سے انتظامی اخراجات میں اضافہ ہوا۔ اور اسطرح محکمانہ بجٹ بڑھ گیا۔

۲۔ رواں مالی سال کے دوران ملازمین کو بہت سی نئی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ محکمہ تعلیم کے سکولوں کے اساتذہ کو کالجوں اور دوسرے صوبوں میں مساوی عہدے کے حامل افراد کو دی جانے والی مراعات کے تناسب سے ایک چار درجاتی فارمولا اپنانے کی اجازت دی گئی۔ سیکرٹریٹ کے ملازمین کو بہت سی نئی مراعات دی گئیں یہ تمام اقدامات سرکاری ملازمین کی فلاح بہبود کے لئے کئے گئے تاکہ وہ اپنی کارکردگی بہتر بنا سکیں۔

۳۔ محکموں کو اپنے اثاثے صحیح حالت میں رکھنے اور انہیں بہتر بنانے کیلئے اضافی رقوم فراہم کی گئیں۔

۴۔ قانون نافذ کرنے والے صوبائی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اضافی فنڈز مہیا کئے گئے۔

جناب اسپیکر!

ان تمام زائد اخراجات کے باوجود بھی ہم نظر ثانی شدہ بجٹ ۹۲۔ ۱۹۹۱ء کو ۳۷۲ کروڑ روپے کے ابتدائی تخمینے کے مقابلے میں ۲۵۴ کروڑ روپے تک کم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ یہ کمی سال کے دوران کابینہ کے ذریعے ۵٪ لازمی کٹوتی اور بجٹ کے مخصوص اقدامات سے ممکن ہوئی۔ تاہم اس بجٹ کا تاثر اضافی سہولیات وغیرہ کی فراہمی سے زائل ہوگیا جس کے باعث ضمنی بجٹ کا حجم ۹۴ کروڑ روپے ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اب سال ۹۳-۱۹۹۲ء کا بجٹ تخمینہ مختصراً پیش کرتا ہوں۔

مالیاتی محاصل۔

مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے کُل محاصل درج ذیل ہیں۔

۱۔	صوبائی محاصل	۳۸۰۳۵ کروڑ روپے
۲۔	گیس پر ملنے والی رائلٹی اور ایکسائز ڈیوٹی	۱۱۹۰۶۳ کروڑ روپے

۳۔ گیس پر سرچارج ۴۶۶،۶۸ کروڑ روپے

۴۔ وفاقی امداد ۱۰،۷۴ کروڑ روپے

۵۔ ٹیکسوں میں حصّہ ۲۸۵،۹۱ کروڑ روپے

ان تمام محصولات کو جمع کرنے کے بعد سنہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے صوبے کی کل آمدنی کا تخمینہ ۹۰۷،۶۰ کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ جو کہ رواں مالی سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ کے اعداد و شمار سے ۹۰،۶۹ کروڑ روپے زیادہ ہے

اخراجات سنہ ۹۳-۱۹۹۲ء

جناب اسپیکر!

بجٹ کے دو حصے ہیں۔ ریونیو بجٹ اور سرکاری شعبے میں ترقیاتی پروگرام سال سنہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے ریونیو اخراجات کا تخمینہ ۵۴، کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ اس طرح ہمیں ریونیو بجٹ میں ۱۵۳،۴۸ کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ جو ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ کی جاسکے گی۔

سرکاری شعبے میں ۳۵۶،۵۰ کروڑ روپے مالیت کے ترقیاتی پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔ وفاقی حکومت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے ۱۵۸ کروڑ روپے فراہم کرے گی۔ جس میں مختلف منصوبوں کے لئے ملنے والی غیر ملکی امداد بھی شامل ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ ہم ترقیاتی کاموں کو پورا کرنے کیلئے ۱۵۲،۴۸ کروڑ روپے کی اضافی بچت فراہم کریں گے۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام اور دستیاب وسائل میں فرق سال کے دوران ریونیو بجٹ میں ممکنہ بچت اور طے شدہ ہدف حاصل نہ ہونے سے برابر ہوجائے گا۔

موجودہ سال کے ۱۰۲۶ کروڑ روپے کے نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینے کے مقابلے میں سنہ ۹۳-۱۹۹۲ء کا بجٹ تخمینہ ۱۱۱۰،۶۰ کروڑ روپے ہے۔

وسائل کو بروئے کار لانا۔

جناب اسپیکر!

اب میں مختصراً وسائل کو بہتر بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات کا ذکر کروں گا۔ ہمارے صوبائی محاصل بہت ہی کم ہیں۔ رواں مالی سال کا نظر ثانی شدہ تخمینہ صرف ۱۴ کروڑ روپے ہے۔ مزید وسائل پیدا کرنے کے لئے ہم نے موجودہ وسائل میں اضافے کے لئے ایک قابل عمل فارمولا اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مختلف سطحوں پر محکموں کے ساتھ اجلاس منعقد کئے گئے اور وسائل بڑھانے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ ان کوششوں کی بدولت امید ہے کہ اگلے مالی سال میں ہمارے صوبائی محاصل میں خاطرخواہ اضافہ ہوگا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ اضافہ ۷ کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ تاہم امید کی جاتی ہے کہ آئندہ سال کے نظر ثانی شدہ محاصل اس سے زیادہ ہوں گے۔

جناب اسپیکر!

پاکستان دنیا کے ان چند ملکوں میں شمار ہوتا ہے جن کی معاشی ترقی کی شرح بہت تیز ہے تاہم پاکستان کی حقیقی سماجی ترقی کی رفتار حوصلہ افزا نہیں۔ ہم نے عام صنعتی اور زرعی کاموں میں تو ترقی کی ہے لیکن افرادی وسائل اور سماجی ترقی کی جانب بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ اس نابرابری کو دور کرنے کے لئے ملک گیر سطح پر ایک سوشل ایکشن پلان بنایا گیا ہے۔ بلوچستان کے لوگ معاشی اور سماجی ترقی کے اعتبار سے نہایت ہی پسماندہ ہیں۔ یہاں صحت کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ خواتین میں خواندگی کی شرح بہت کم ہے پینے کے صاف پانی کی شدید قلت ہے اور بہبود آبادی کے اقدامات نہ ہونے کے برابر ہیں تاہم سوشل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے ذریعے ہم انشاءاللہ اپنے صوبے سے غربت اور حاجات کا مکمل خاتمہ کردیں گے۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہم عوام کو تمام بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں مکمل طور پر کامیاب ہو جائیں گے۔

صوبائی حکومت نے تعلیم صحت، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور بہبود آبادی کے محکموں کے صلاح مشورے سے آئندہ تین سالوں (۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۵ء تک) کیلئے (۴۰۰) چارسو کروڑ روپے سے زائد مالیت کا ایک

سوشل ایکشن پلان تشکیل دیا ہے۔ وفاقی حکومت کے تعاون سے بنائے جانے والے اس سوشل ایکشن پلان کا سب سے اہم مقصد سماجی شعبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کرنا اور قومی اہداف کو آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کے اختتام (جون ۱۹۹۸ء) تک حاصل کرنا ہے۔

سوشل ایکشن پلان کے دائرہ کار میں ابتدائی تعلیم، صحت، غذائیت، دیہی آب رسانی، نکاسی آب اور بہبود آبادی کے شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنانا شامل ہے۔ اس پروگرام کے لئے حکومت بلوچستان اور وفاقی حکومت ۲۵، ۲۵ فی صد سرمایہ فراہم کریں گی۔ جب کہ بقیہ ۵۰ فی صد سرمایہ امداد دینے والے غیر ملکی ادارے مہیا کریں گے۔ ان منصوبوں پر اٹھنے والے غیر ترقیاتی اخراجات (ملازمین کی تنخواہیں دفاتر اور انتظامی اخراجات وغیرہ) صوبائی حکومت اپنے غیر ترقیاتی بجٹ سے پورا کرے گی۔

تعلیم۔

جناب اسپیکر!

یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ پاکستان تیسری دنیا کے ایشیائی ممالک میں شرح خواندگی کے اعتبار سے بہت پیچھے ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ شعبہ تعلیم کے لئے انتہائی کم وسائل کی فراہمی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کیلئے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران غیر ترقیاتی اور ترقیاتی پروگرام میں اس شعبے کو اولین ترجیح دی جا رہی ہے۔ یہ شعبہ اگلے مالی سال کے دوران عالمی بینک اور وفاقی حکومت کے تعاون سے شروع کیے گئے سوشل ایکشن پلان میں نمایاں ترجیحات کا حامل ہوگا۔ گذشتہ سال کی طرح ۹۳-۱۹۹۲ء کے سالانہ بجٹ میں تعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اس شعبے کے لئے ۹۳-۱۹۹۲ء کے بجٹ میں ۱۵۶ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پرائمری تعلیم کے لئے ایک علیٰحدہ ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جا رہا ہے جو پرائمری سکولوں کے بہتر انتظام اور پرائمری شعبے میں ترقیاتی پروگرام کی مناسب دیکھ بھال کرے گا۔ ۳۰۰ نئے پرائمری سکول بھی کھولے جائیں گے جن میں لڑکیوں کے لئے ۱۰۰ سکول بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پرائمری سکول کے اساتذہ کی ۸۰۰ نئی اسامیاں بھی نکالی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر!

شعبہ ثانوی تعلیم میں ۳۰ پرائمری سکولوں کو مڈل اور ۱۰ مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائیگا۔ مزید ضروری سٹاف کی بھرتی اور ان اداروں کی دیگر ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اضافی رقم فراہم کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ۹۲-۱۹۹۱ میں ترقیاتی بجٹ سے قائم ہونے والے سکولوں میں سیکنڈری اسکول ٹیچرز کی ۱۰۰ اسامیاں مختلف مضامین کے ماہرین کی ۲۰ اسامیاں اور ابتدائی اساتذہ کی ۵۰ اسامیاں نکالی گئی ہیں سائنس اور آرٹس کی تعلیم دینے کے لئے کالجوں میں لیکچراروں کی ۱۰۰ اسامیاں نکالی جارہی ہیں۔

تین نئے انٹر کالج بھی قائم کئے جارہے ہیں جن میں سے ۲ طلبہ کے لئے اور ایک طالبات کے لئے ہوگا۔

اس شعبے میں ۲۶ جاری اور ۲ نئی اسکیموں کی تکمیل کے لئے ساڑھے تیئیس (۲۳٫۵) کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ سوشل ایکشن پلان کے تحت ۱۱ کروڑ روپے کی رقم پرائمری تعلیم، اساتذہ کی تربیت اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں کے لئے مختص کی جارہی ہے۔ اس شعبے میں درج ذیل اہم پروگرام شامل ہیں۔

۱۔ پرائمری تعلیم کے ترقیاتی پروگرام کا دوسرا توسیعی منصوبہ۔

۲۔ طالبات کے لئے پرائمری تعلیم کا منصوبہ۔

۳۔ لازمی اور مفت پرائمری تعلیم کی فراہمی کا منصوبہ۔

۴۔ سائنسی تعلیم کا منصوبہ۔

۵۔ بلوچستان کے مختلف مقامات پر مثالی رہائشی سکولوں (MODEL RESIDENTIAL SCHOOLS) کی تعمیر۔

نئے مالی سال کے دوران شعبہ تعلیم میں مختلف درجات میں اساتذہ کی ۲ ہزار نئی اسامیاں فراہم کی جائیں گی۔

صحت۔

جناب اسپیکر!

معاشرہ کی بہتری کے لئے اس شعبہ کی اہمیت سے ہر شخص باخبر ہے۔ ۹۳-۱۹۹۲ء کے سرکاری شعبہ کے ترقیاتی پروگرام کے تحت شعبہ صحت میں ۱۸ جاری اور ۱۲ نئی اسکیموں کے لئے ۲۰ کروڑ روپے سے زائد

رقم مختص کی گئی ہے۔ ان اسکیموں میں ۳۹ دیہی مراکز صحت کی ضروری تعمیر اور درجہ بڑھانا ۴۰ ڈسپنسریوں کو دیہی مراکز صحت کا درجہ دینا اور پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے ۷۷ رہائش گاہوں کی تعمیر شامل ہے۔ اس کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے اس شعبے سے متعلق بنیادی ڈھانچوں کی ترقی اور بہتری کا کام تیسرے منصوبہ صحت کے تحت جاری رہے گا۔

منصوبہ "صحت سب کے لئے" کے ذریعے صوبائی محکمہ صحت سن ۲۰۰۰ء تک صوبہ بھر میں پانچ سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو چھ (۶) متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا کام مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس منصوبے کی تکمیل کے لئے بنیادی مراکز صحت کے علاوہ گشتی ٹیموں سے بھی کام لیا جائیگا۔

سوشل ایکشن پلان کے تحت ۹ کروڑ روپے سے زائد رقم صوبائی حکومت کے ۲۵ فیصدی حصے کے طور پر رکھی گئی ہے۔ یہ رقم بنیادی مراکز صحت کا درجہ بڑھانے، دیہی علاقوں میں محکمہ صحت کے کارکنوں کو نقل و حمل کے ذرائع کی فراہمی، صحت کے شعبوں سے متعلق مختلف فنی کارکنوں کے لئے سکولوں کے قیام، غذائیت اور بہبود آبادی کے پروگراموں کے لئے استعمال کی جائے گی۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔

جناب اسپیکر!

ہم نے صوبے بھر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس شعبے کے تحت ۲۶۲ جاری اسکیموں کے لئے سرکاری شعبہ کے ترقیاتی پروگرام میں ۴۶ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ان اسکیموں میں خصوصی ترقیاتی پروگرام کی دو اسکیمیں یعنی آکڑہ کور ڈیم اور بلوچستان مربوط علاقائی ترقیاتی پروگرام شامل ہیں۔ ان ۲۶۲ اسکیموں میں سے ۱۳۷ اسکیمیں جون ۱۹۹۳ء تک مکمل ہو جائیں گی جس سے ۳ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد افراد کو پینے کا صاف پانی ان کے گھروں کے دروازے پر مل سکے گا۔

اسکے علاوہ " بلوچستان دیہی آب رسانی نکاسی آب اور صحت منصوبہ" کے نام سے ایک اسکیم شروع کی جا رہی ہے جس پر ۱۲۷ کروڑ روپے سے زیادہ رقم خرچ کی جائے گی۔ مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ء

میں ۱۰ کروڑ روپے اس کام کے لئے مختص کئے گئے ہیں اس اسکیم کا مقصد آب رسانی کی ۷۰ موجودہ اسکیموں کی بحالی، مقامی آبادی کے زیر انتظام دیہی فراہمی آب اور نکاسئ آب کے ۶ نئے منصوبوں کی تعمیر، ۱۲۰ نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور نکاسئ آب کے موجودہ نظام میں بہتری پیدا کرنا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے آبادی کے ایک بڑے حصے کو پینے کا صاف پانی مل سکے گا۔

فراہمی آب کی تکمیل شدہ اسکیموں کو صحیح طور پر چلانے اور پانی کا محصول وصول کرنے کیلئے اس شعبہ میں ۳۹۰ نئی اسامیاں نکالی جاری ہیں۔

آبپاشی اور بجلی۔

جناب اسپیکر!

ہم آبپاشی اور بجلی کی اسکیموں کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ پانی کے شعبہ میں آبپاشی، ڈیلے ایکشن ڈیم (DELAY ACTION DAM) اور زیر زمین پانی کے وسائل کی تحقیق و ترقی سے متعلق ۱۲۵ اسکیموں کی تکمیل کے لئے تقریباً ۷۶ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ۱۰۷ اسکیمیں جون ۱۹۹۳ء تک مکمل ہو جائیں گی جس سے ۱،۳۴،۳۰۰ ایکڑ مزید رقبہ زیر کاشت آسکے گا۔

محکمہ آبپاشی کا ایک اور بڑا منصوبہ "نظامِ آبپاشی کی بحالی کا دوسرا مرحلہ" (ISRP) ہے جس پر ساڑھے اُنیس (۱۹،۵) کروڑ روپے کی لاگت سے ۱۹۸۸ سے کام ہو رہا ہے۔ منصوبے کی لاگت کو پورا کرنے کے لئے عالمی ادارۂ ترقی (IDA) یو ایس ایڈ (USAID) حکومتِ پاکستان اور حکومتِ بلوچستان تعاون کر رہے ہیں۔ یہ منصوبہ سال ۱۹۹۳ء تک مکمل ہو جائیگا۔ نظرثانی شدہ پلان کے مطابق اس منصوبے کے تحت پورے صوبے میں آبپاشی کی ۷۰ اسکیمیں بحال کی جائیں گی۔ ان میں سے ۵۲ اسکیمیں امداد دینے والے اداروں نے منظور کی ہیں جن پر کام جاری ہے۔ منظور شدہ اسکیموں میں سے اب تک ۱۵ اسکیموں پر کام مکمل کیا جا چکا ہے جن پر تقریباً ۲ کروڑ روپے لاگت آئی ہے جبکہ ۲۲ اسکیموں پر کام ابھی جاری ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل کے بعد

تقریباً ۴۵ ہزار ایکڑ قابل کاشت رقبے کو فائدہ پہنچے گا۔

بلوچستان میں بجلی کی فراہمی سے متعلق دو اسکیمیں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام ۹۳-۱۹۹۲ء میں شامل کی گئی ہیں جن کے لئے ۴۰ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان اسکیموں میں سے ایک پسنی پاور ہاؤس سے گوادر اور پنجگور تک بجلی کی فراہمی کے لئے لائنوں کی توسیع ہے جس کے لئے ۲۰ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ دوسری اسکیم کا تعلق بجلی کی فراہمی کے لئے لائنوں کی توسیع کے پروگرام ۹۲-۱۹۹۱ء کو جاری رکھنے اور صوبے کے پانچ ڈویژنوں میں پانچ نئے گرڈ اسٹیشنوں کی تعمیر سے ہے۔ ان منصوبوں پر واپڈا کام شروع کر رہا ہے۔

زراعت

جناب اسپیکر!

بلوچستان کو قدرت نے پانچ مختلف ماحولیاتی خطوں سے نوازا ہے۔ اسطرح ان علاقوں میں مختلف فصلوں کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ تاہم پانی کی قلت معاشی ترقی میں عمومی طور پر اور زرعی ترقی میں خصوصی طور پر بہت بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری کوشش ہے کہ پانی کے کم مگر بہتر استعمال کے طریقوں کو رائج کیا جائے۔

آن فارم واٹر مینجمنٹ (ON FARM WATER MANAGEMENT) اور ٹریکل ایریگیشن پروجیکٹ (TRICLE IRRIGATION PROJECT) پر بھی کام ہو رہا ہے اسی طرح پٹ فیڈر کینال کی توسیع (بحالی اور بہتری) کے منصوبے کے تحت ۲۰۰ آبی گذرگاہیں بنائی جاری ہیں۔

سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران زرعی توسیع کے شعبے میں ۸ جاری اور ۳ نئی اسکیموں کے لئے ۱۰ کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے جبکہ زرعی انجینئرنگ کے شعبہ میں ۲ جاری اور ایک نئی اسکیم کے لئے ایک کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے درج ذیل منصوبے صوبے کی زرعی ترقی میں انقلابی تبدیلی لاسکیں گے۔

۱۔ فروٹ ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ

۲۔ آن فارم واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ فیز III

۳۔ زرعی تحقیق کے منصوبے کا دوسرا مرحلہ

۴۔ پٹ فیڈر کینال کی توسیع کے منصوبے کے ذریعے زرعی ترقی

۵۔ زرعی توسیع اور تحقیقی منصوبے کا دوسرا مرحلہ

۶۔ بلوچستان میں زراعت کی ترقی کے لئے بلڈوزر گھنٹوں کی فراہمی

امور حیوانات

جناب اسپیکر!

ہمارے صوبے کی ۷۰ فیصد آبادی کی آمدنی کا دارومدار افزائش حیوانات پر ہے۔ ملک میں حیوانات کی نصف سے زیادہ تعداد بلوچستان میں پرورش پا رہی ہے۔ اپنے وسیع پہاڑی علاقوں کے سبب ہمارے صوبہ میں حیوانات کی افزائش کے لئے عظیم صلاحیت موجود ہے۔ محکمہ امور حیوانات اپنے ۵۰ شفاخانوں اور ۴۰۰ ڈسپنسریوں کے ذریعے مویشیوں کی افزائش اور صحت کے لئے کام کر رہا ہے۔ ان موجودہ سہولتوں میں سالانہ ایک شفا خانے اور ۸ سے ۱۰ ڈسپنسریوں تک کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مویشیوں کے ریوڑوں میں بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ۱۰ گشتی کیمپ سال بھر کام کرتے ہیں۔ سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران اس شعبے میں ۲ کروڑ روپے کی لاگت سے ۱۱ جاری اور ۳ نئی اسکیمیں مکمل کی گئیں۔ ان اسکیموں میں خاران، ژوب، پنجگور اور ڈیرہ بگٹی میں ڈیری فارموں کے لئے عمارات کی تعمیر اور خاران میں ایک پولٹری فارم کا قیام شامل ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ رواں سال کے دوران ایک شفاخانہ حیوانات اور سات (۷) ڈسپنسریاں مکمل ہو جائیں گی۔

اس شعبہ میں سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران پانچ جاری اور سات نئی اسکیموں کے لئے چھ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران مندرجہ ذیل اہم اسکیموں پر عمل درآمد کیا جائیگا۔

۱۔ ڈیرہ بگٹی میں تجرباتی ڈیری فارم کا قیام

۲۔ ایمریو ٹرانسفر ٹیکنالوجی بلوچستان (EMBRYO TRANSFER TECHNOLOGY, BALOCHISTAN).

۳۔ فیڈ ریسورسز ڈیو یلپمنٹ پروجیکٹ (FEED REOURCES DEVELOPMENT PROJECT)

ساحلی ترقی اور ماہی گیری

جناب اسپیکر!

بلوچستان کا ساحلی علاقہ آبی وسائل سے مالا مال ہے جسے معاشی استفادے کے نقطۂ نظر سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے علاقے میں آبادی کی اکثریت کو زندگی گذارنے کے لیئے بنیادی ضروریات مہیا ہوتی ہیں۔ ان کی آمدنی کو بڑھانے کیلیئے حکومت ماہی گیری کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کی جانب توجہ دے رہی ہے پسنی مچھلی بندر میں سرد خانہ اور تجارتی سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ماہی گیروں کو میرین انجن اور ماہی گیری کے بہتر جال فراہم کیئے جارہے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران پسنی، گوادر اور ماڑا میں میرین ورکشاپوں کو بہتر بنانے کے لیئے ضروری رقم فراہم کردی گئی ہے میں یہاں صوبے کے ساحلی علاقوں میں شروع کیئے جانے والے کچھ منصوبوں کا ذکر کرنا مناسب سمجھوں گا۔

۱۔ گوادر میں مچھلی بندر اور چھوٹی بندرگاہ کی تعمیر

۲۔ ساحلی علاقوں تک آمدورفت کی سہولتوں میں بہتری اور توسیع

۳۔ علاقے میں بجلی کی فراہمی

۴۔ آکڑہ کور ڈیم پر کام کا آغاز جس سے ماہی گیروں کو پینے کا صاف پانی فراہم ہوسکے گا۔

صنعت

جناب اسپیکر!

اسکے علاوہ نجی شعبہ کو خاطرخواہ وسعت دینے کے لیئے ہم نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ

بلوچستان ایوانِ صنعت و تجارت کے تعاون سے ایک انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ سرکاری شعبہ اس سلسلے میں مناسب علاقہ مختص کرے گا۔ اور دیگر مراعات مہیا کرے گا۔ اسطرح نجی شعبہ کی سرمایہ کاری کے لئے ساز گار ماحول فراہم کیا جائیگا۔ بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے جس سے صوبے میں بیروزگاری کا مسئلہ بڑی حد تک حل ہو جائیگا۔

کے صنعتی علاقے کو مراعات دے رکھی ہے۔ حکومتِ بلوچستان حب کے صنعتی علاقے کی توسیع کے لئے مزید پچاس ایکڑ اراضی خرید رہی ہے جس کے لئے لیڈا (LIEDA) کو مالی امداد مہیا کر دی گئی ہے۔ دیگر جاری اسکیموں میں ڈویژن کی سطح پر چھوٹے صنعتی علاقوں (MINI INDUSTRIAL ESTATES) کا قیام اور بلوچستان کے نظرانداز کئے گئے علاقوں میں معدنیات کی تلاش شامل ہیں۔

محنت اور افرادی قوت

جنابِ اسپیکر!

موجودہ حکومت اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ تربیت یافتہ اور مطمئن افرادی قوت زیادہ پیداواری صلاحیتوں کی حامل ہوا کرتی ہے۔ افرادی قوت کو تربیت دینے کی بہت سی اسکیمیں رواں مالی سال میں مکمل کی جائیں گی۔ معدنی اور صنعتی مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کو صحت، تعلیم اور پینے کے صاف پانی کی سہولتوں کی فراہمی کے منصوبوں سے اُن کی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جارہا ہے۔ معدنی کارکنوں اور ان کے ورثاء کو حادثات پیش آنے پر ۲۳ لاکھ روپے کی رقم معاوضے کے طور پر دی گئی ہے۔ ہمارے تربیت یافتہ طلبہ میں سے ۶۲ سرکاری اور نجی شعبوں میں روزگار فراہم کیا گیا اور ایسے ۴۶۹ افراد مشرق وسطیٰ میں روزگار حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مالی سال ۱۹۹۲-۹۳ء کے دوران مختلف شعبوں میں تربیتی سہولتوں کی بہتری کا کام جاری رہے گا۔ اس سے ہُنرمند مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ممکن ہو سکے گا۔ اور زائد افرادی قوت منافع بخش انفرادی معاشی منصوبوں میں حصہ لے سکے گی۔ فلاحی شعبہ کی جانب بھی فوری توجہ دی جارہی ہے۔ سماجی تحفظ کی سکیم کو مزید توسیع دی جارہی ہے۔ مزدوروں کو کام کی جگہ پر زیادہ رہائشی سہولتیں بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

یہاں میں اس بات کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے خواتین کو کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کیا اور کوئٹہ میں خواتین کے تربیتی مرکز میں مزید شعبوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پیٹرومین (PETROMAN) کے تعاون سے کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام بھی شروع کیا جا رہا ہے۔

ذرائع نقل و حمل اور مواصلات۔

جناب اسپیکر!

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ تہذیب اور ترقی مواصلات کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہیں۔ منتشر آبادی اور زیادہ باہمی فاصلہ ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ رہے ہیں۔ ہماری حکومت اس مسئلے کو حل کرنے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران خصوصی ترجیحی پروگرام میں ۱۴ بڑی سڑکوں کی نشاندھی کی گئی ہے۔ کچھ سڑکوں پر مشاورت اور ڈیزائن تیار کرنے کا کام بعض معروف اداروں کو دیا گیا ہے۔ سن ۹۳-۱۹۹۲ء کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں ایسی ۱۰۵ اسکیمیں شامل کی گئی ہیں جن کے لئے ۵۶ کروڑ روپے سے زائد مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں ۹۲ اسکیمیں آئندہ مالی سال کے آخر تک مکمل کر لی جائیں گی۔

سن ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران شروع ہونے والے بڑے منصوبے درج ذیل ہیں۔

۱۔ لیاری۔ اورناڈ ا روڈ
۲۔ ڈب۔ خانوزئی روڈ
۳۔ تالاب۔ امالاپ روڈ سینڈک
۴۔ سبی۔ رکھنی روڈ
۵۔ سریاب۔ ایئرپورٹ روڈ
۶۔ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں صوبائی اسمبلی کے ممبران کی نشاندھی پر بنائی جانے والی ۸۶ نیم پختہ سڑکیں
۷۔ سوئی۔ ڈیرہ بگٹی روڈ
۸۔ گوادر۔ نیلنٹ روڈ

۹- جھٹ پٹ۔ اوستہ محمد روڈ

۱۰- ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کا پہلا اور دوسرا مرحلہ

۱۱- پنجگور۔ سنزگ روڈ

شہری منصوبہ بندی اور ترقیات۔

جناب اسپیکر!

محکمہ شہری منصوبہ بندی اور ترقیات جولائی ۱۹۹۱ء میں قائم کیا گیا۔ اسے رہائشی اور شہری سہولتوں کی بہتری اور ماحولیات کے تحفظ کا کام سونپا گیا ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ شہری زندگی کو اپنانے کے رجحان میں بہت اضافہ ہوا ہے جس سے صوبے کے شہری علاقوں میں عموماً اور کوئٹہ میں خصوصاً رہائشی سہولتوں کی شدید کمی کا سامنا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے اور کچی آبادیوں میں اضافے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران کوئٹہ میں سرہ غوڑگی اور شالکوٹ کے نام سے دو نئی رہائشی اسکیمیں شروع کی جارہی ہیں۔

کوئٹہ میں ٹریفک کے مسائل میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جن پر قابو پانے کے لئے درج ذیل اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے کوئٹہ کے ترقیاتی ادارے کو چودہ کروڑ روپے سے زائد فراہم کئے جارہے ہیں۔

۱- غزبی بائی پاس کی تعمیر

۲- کیچی بیگ لنک روڈ

۳- بس اور ٹرک اڈے کی تعمیر

گذشتہ سالوں کے دوران ماحولیاتی تحفظ کے مسئلے نے بین الاقوامی سطح پر توجہ حاصل کرلی ہے اور ماحولیاتی تحفظ کا کام صحتِ عامہ کے تحفظ کے لئے لازمی ہوگیا ہے۔ صوبائی حکومت نے اس معاملے کو نمٹانے کے لئے ایک نیا ادارہ تشکیل دیا ہے۔ ابتدائی کام کرنے اور اسکیموں کی نشاندھی کے لئے بجٹ میں ۳۰ لاکھ روپے فراہم کئے جارہے ہیں۔ ان اسکیموں پر عملدرآمد کے لئے عالمی امدادی اداروں سے تعاون کی امید کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر!

ہم اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ سماجی اور سیاسی شعور کا یہ دور ترقی کے نئے لائحہ عمل کا تقاضہ کرتا ہے۔ بڑھتی ہوئی ضروریات اور مطالبات کے مقابلے میں وسائل ہمیشہ کم رہے ہیں۔ مالی خود مختاری اور محدود وسائل مگر بلوچستان کو پاکستان کا کیلیفورنیا بنانے کا خواب اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کفایت کی جائے تاکہ دستیاب وسائل کا زیادہ سے زیادہ حصّہ ترقیاتی کاموں کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

یہ صوبہ مخفی خزانوں سے مالا مال ہے۔ یہ ملک پاکستان کے مستقبل کی امید ہے۔ ان کی تلاش اور انہیں تیز تر معاشی اور سماجی ترقی کے لئے بروئے کار لا کر ہم اکیسویں صدی میں کامیابی سے داخل ہو سکتے ہیں لیکن یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ اس صوبے میں شرح آبادی میں اضافہ ملک میں سب سے زیادہ ہے جس کے منفی اثرات اس وقت تو سامنے نہیں آ رہے لیکن اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو ہماری تمام تر ترقیاتی کوششیں بے اثر ہو جائیں گی۔

ترقی کے لئے آبادی کی ہر سطح پر منصوبہ بندی اور مربوط کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا حصول باہمی تعاون، روایتی بھائی چارے اور رنگ و نسل کی تفریق کے خاتمے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کی تعلیم ہمیں مذہب اسلام نے دی ہے۔

جناب اسپیکر!

میں اس معزز ایوان کی توجہ دو اہم معاملات کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔ تمام ترقیاتی سرگرمیوں کا مقصد عام آدمی کی بہتری ہے اور ان کی تکمیل صرف امن اور اخوت کی فضاء میں ہی ممکن ہے۔ اس کے لئے ہم سب کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ہماری حکومت قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بہتر ساز و سامان اور تربیت فراہم کر کے ان کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ حکومت آپ کے تعاون سے لوگوں کے مفاد میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے میں کامیاب رہے گی۔

دوسرا اہم معاملہ مختلف اداروں کے سرکاری ملازمین کے ہمیشہ بڑھتے ہوئے مطالبات ہیں محدود وسائل کے باوجود ہماری حکومت نے اپنے ملازمین کو زیادہ سے زیادہ مالی فوائد دیئے ہیں۔ جو دوسرے صوبوں میں سرکاری ملازمین کو ملنے والی مراعات سے کہیں زیادہ ہیں۔ ایسے تمام مطالبات کو پورا کرنے کی زد ترقیاتی سرگرمیوں پر پڑتی ہے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم اپنے آپ کو پسماندگی کے ایک اندھے اور گہرے کنوئیں میں دھکیل دیں گے۔ اس رجحان پر فوری طور پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ صوبہ کے سرکاری ملازمین اس صورت حال کا ادراک کرتے ہوئے ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ تاکہ ہم اپنے عوام کی سماجی اور معاشی حالت کو تیزی سے بہتر بنانے کے قابل ہو سکیں۔

جناب اسپیکر!

ماضی میں ترقیاتی عمل مختلف شعبوں میں عدم مساوات کا سبب بنا ہے۔ ہماری حکومت اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہے کہ مطلوبہ فوائد عام آدمی تک اس طرح نہیں پہنچ پائے جس طرح پہنچنے چاہیئے تھے اس خرابی کو دور کرنے کیلئے سوشل ایکشن پلان شروع کیا جا رہا ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ دور دراز علاقوں سمیت صوبے میں ہر جگہ کم سے کم وقت میں صحت، تعلیم پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں جس سے عام آدمی کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں بڑی حد تک مدد ملے گی۔

جناب اسپیکر!

عام لوگوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے لئے زراعت اور صنعت کے شعبوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ بنیادی ڈھانچوں کی فراہمی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ صوبے میں موجودہ سڑکوں کی تعمیر و ترقی اور نئی سڑکوں کا جال بچھانے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کے علاوہ بجلی کی پیداوار اور فراہمی اور زرعی مقاصد کیلئے آب رسانی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ موجودہ صنعتی علاقوں میں پہلے سے فراہم کردہ سہولتوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ کوئٹہ اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں میں نئے صنعتی علاقے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ زیر کاشت رقبے میں اضافے اور نئی صنعتوں کے قیام سے عام لوگوں کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔ نجی اور سرکاری شعبہ میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے جس سے ہمارے انجینئر، ڈاکٹر، اساتذہ، ہنرمند اور غیر ہنرمند افراد فائدہ اٹھا سکیں گے۔ توقع ہے کہ سرکاری شعبہ میں تقریباً چار ہزار آٹھ سو نئی اسامیاں نکالی

جائیں گی جو بے روزگاری کے مسئلے کے خاتمے میں بڑی حد تک مددگار ثابت ہوں گی۔

جناب اسپیکر!

ہم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ صوبائی دارالحکومت شہری آبادی میں اضافے کے شدید دباؤ کا شکار ہے۔ اس شہر کی روایتی خوبصورتی کو بحال کرنے اور شہریوں کے مسائل حل کرنے کے لیئے کیوڈی اے (QDA) واسا (WASA) کے تحت کیو ایس ایس پی (QSSP) اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو (C&W) کے تحت مختلف اسکیموں پر کام کیا جا رہا ہے جن کی تکمیل سے شہر کی حالت میں قابل ذکر بہتری رونما ہوگی۔

جناب اسپیکر!

میں اپنی بات سمیٹتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا کہ اپنے محدود وسائل اور لا محدود ضروریات کے باوجود ہم نے اپنی معیشت کے کسی ایسے شعبے کو نظرانداز نہیں کیا جو ہمارے خیال میں عام آدمی کی حالت بہتر بنانے کے لیئے مددگار ثابت ہو سکتا ہو۔ بہرحال اس بات کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ وسائل کی شدید قلت کے باعث یہ ممکن نہیں کہ انقلابی نوعیت کی سماجی اور اقتصادی ترقی کا خواب راتوں رات شرمندہ تعبیر ہو سکے۔

انتظامی امور میں مشاورت اور اجتماعی فیصلے ہماری پالیسی کی بنیادی کڑی ہیں۔ اور ہم نے اس پر فراخدلی کے ساتھ عمل کیا ہے۔ ہم اس محترم ایوان کے معزز ارکان کو ہر اہم معاملے میں اعتماد میں لیتے رہے ہیں مثلاً ترقیاتی اسکیموں کی نشاندھی، بجٹ کی تیاری اور امن وامان کی صورتحال وغیرہ۔ ہمیں یقین ہے کہ مستقبل میں بھی ہمیں آپ کا تعاون اور رہنمائی حاصل رہے گی تاکہ صوبے کے عوام کی بہتری کے لیئے کام کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رنگ ونسل اور ذات پات کے امتیاز سے بالاتر ہو کر انسانیت کی خدمت کرنے اور متحد رہنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اپنے تمام تر اختلافات کو پس پشت ڈال کر ملک پاکستان کی عمومی اور اپنے محبوب صوبہ بلوچستان کی خصوصی تعمیر و ترقی کے لیئے مشترکہ جدوجہد کر سکیں۔ (آمین) پاکستان پائندہ باد

جناب اسپیکر۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۳ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام چار بجکر پچیس منٹ پر مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۳ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)